© rasailojaraid.com

محذوفات کے ساتھ ترجمہ اور اس کی خصوصیات

ڈاکٹر حافظ عبدالستار☆

In this article I discussed about the simplicity and rhetorical aspects of the Holy Quran and the capacity of quranic translation with the help of omittances (certain words when they are omitted from the text, the pharaphrasing because simple).

ہر کلام میں تاثیر ہے جس کی مقدار کلام کے اچھا یا برا ہونے سے کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ شاعر کا شعر ہو یا کسی ادیب کی نثر، اثر سے خالی نہیں۔ اثر انگیزی کی یہی مقدار شاعر کو اشعر اور ادیب کو ابلغ بناتی ہے دنیا جہان کے تمام کلاموں میں اثر انگیزی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے بہتر ہے۔ "اَلَا اِنَّ اَحْسَنَ الْکَلَامَ کَلَامُ اللّٰہِ"

اللہ تعالیٰ کی یہ کتاب قرآن مجید اتنی جامع و مانع ہے کہ اس میں رہتی دنیا تک کے تمام علوم سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہیں۔ علم بلاغت کے ماہرین نے قرآن پاک کی اس صفت اعجازی کو مختلف طریقوں سے واضح کرنے کی کوشش کی تو اس میں "معانی" "بیان" اور "بدیع" جیسے فن ایجاد ہوئے جن سے علماء ادب وتفسیر اور مترجمین نے خوب خوب فائدہ اٹھایا۔

علم المعانی میں "ایجاز" "بلاغت" کی جان ہے اور "حذف" "ایجاز" کی ریڑھ کی ہڈی۔ اسی سے "خیر الکلام ماقل و دل" جیسی صداقتوں کی بھرپور توضیح ہوتی ہے۔ اسی سے علم الاعراب کو چار چاند لگتے ہیں۔ اسی سے فقہی موشگافیاں ہوتی ہیں اور اسی سے علم اللغة کو تحفظ ملتا ہے اور اسی سے "تفسیر بالآراء" کا دروازہ کھلتا ہے۔

علم التاریخ شاہد ہے کہ مرور زمانہ اور سیاسی ہنگاموں سے زبانیں بگڑتی ہیں، بدلتی ہیں، ناپید ہوتی ہیں یا پھر زندہ بھی ہیں تو ایسے جمود کا شکار رہیں کہ ان سے کوئی نیا فن ایجاد نہیں ہوسکتا۔ الحمدللہ

☆ ڈیپارٹمنٹ آف سوشل سائنسز، یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینمل سائنسز لاہور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عربی زبان ان تمام بیماریوں سے بچی ہوئی ہے اور قیامت تک اس کے بچے رہنے کا یقین ہے۔ اس لیے کہ قرآن مجید جو اس کا سہارا ہے۔ وہ ابد الآ آباد تک ہر قسم کے ضعف سے پاک ہے۔ پھر صرف عربی زبان وادب ہی نہیں بلکہ جس زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہوا اس زبان کی بقا اور اہمیت کے لئے یہ اعلیٰ ترین ڈکشنری بھی ہے۔

"لکل شئی ظھر وبطن" کے مصداق قرآن پاک کی ظاہری اور لفظی تاثیر کے علاوہ اس کی روحانی تاثیر بھی بے حد وحساب ہے، جس طرح روشنی سے اندھیرے چھٹتے ہیں اسی طرح قرآن پاک کے نور سے تمام قسم کی غیر مرئی الائیں بلائیں کافور ہو جاتی ہیں اور ہر قسم کی جسمانی اور روحانی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ "انما القرآن لما قرأله" کے مصداق یہ تریاق اعظم بھی ہے اور مضبوط ترین ساتھی معاون اور اعلیٰ ترین حصار بھی ہے جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے موقع پر سورۂ یٰسین کی یہ آیت تلاوت فرمائی "وجعلنا من بین ایدیھم سداومن خلفھم سدافاغشینا ھم فھم لا یبصرون" تو اعداء الدین ایسے اندھے اور بہرے ہو گئے کہ آپ ﷺ کے گھر سے نکل جانے کی انھیں کانوں کان بھی خبر نہ ہو سکی۔

اس طرح بنوحنیفہ کے نواب کو جب سانپ نے ڈس لیا اور وہ ہر قسم کے علاج ومعالجے کے بعد مایوس العلاج ہو چکا تھا تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ام القرآن پڑھ کر دم کیا تو اس کی جان بچ گئی۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب کے موقع پر جب سورۃ القمر کی یہ آیت "سیھزم الجمع و یولون الدبر" پڑھی تو تیز طوفانی آندھی سے کافروں کے خیمے الٹ پلٹ ہو گئے اور وہ بہت جلد تتر بتر ہو گئے۔ قرآن پاک کی اس معجزانہ تاثیر کو بھانپ کر شعرائے سبعہ معلقات کے آخری شاعر لبید بن ربیعہ جو تمام عرب شعراء کا مسجود وقت کا ملک الشعراء اور عرب کی فصاحت و بلاغت کا مظہر کامل ہوا، اس نے اسلام لانے کے بعد جب شعر کہنا ترک کر دیا تو لوگوں کو ترک شعر پر بڑا تعجب ہوا کسی نے ان سے پوچھا کہ اب آپ شعر نہیں کہتے؟ اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ أبعد القرآن؟ کیا قرآن نازل ہو جانے کے بعد بھی اس کے لئے کوئی گنجائش باقی رہ گئی ہے۔

اس پر صاحب تدبر قرآن لکھتے ہیں کہ قرآن کے اعجاز بلاغت کے آگے سرفگندگی وسپر اندازی کا یہ اظہار واعتراف اس عظیم شاعر کی طرف سے ہے جو اپنے زمانے میں عرب کی تمام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فصاحت و بلاغت کا نشان وعلم تھا۔ جب وہ اس طرح قرآن کے آگے سربسجود ہو گیا تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ عرب کی تمام فصاحت و بلاغت نے قرآن کی فصاحت و بلاغت کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ اس کے بعد کسی اور کے لئے قرآن کے آگے نگاہیں اونچی کرنے کا کیا امکان باقی رہا؟

اس درجے ومرتبے کے کلام کے زور و اثر اور اس کی خوبیوں اور لطافتوں کا اگر کوئی شخص اندازہ کرنا چاہے تو یہ کام ظاہر ہے کہ وہ اس کے ترجموں اس کی تفسیر اور اس کی لغتوں کے ذریعے سے نہیں کرسکتا بلکہ اس کے لیے اس کو اس زبان کا ذوق پیدا کرنا پڑے گا۔ جس میں وہ کلام ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کے تراجم بھی وہی زبان موثر عام فہم اور زود دار ہیں جن کے مترجمین کو بیک وقت اپنی زبان اور قرآن کی زبان پر پورا پورا عبور حاصل ہو، جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ قرآن مجید کی جامعیت اور کاملیت میں محذوفات کا بہت بڑا کردار ہے۔ لہٰذا جن مترجمین نے عقل و دانش، حدیث رسول ﷺ اور اقوال صحابہ کے علاوہ آئمہ متقدمین کی آراء اور سائنس کے مشاہداتی اور تجرباتی نتائج کو سامنے رکھ کر ترجمہ کیا اور حواشی پیش کیے وہی قدیم و جدید کے امتزاج کے ساتھ بہترین اور موثر ترین ترجمے ہیں جن میں محذوفات کا خیال نہیں رکھا گیا یا پھر لفظی ترجمہ ہی کیا گیا یا پھر محذوفات کو عقل وفکر اور حدیث رسول ﷺ نیز اقوال صحابہ کو چھوڑ کر ترجمہ کیا گیا وہ نہ صرف غیر موثر ہیں۔ بلکہ شرمندگی اور ندامت کا سبب بھی ہیں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں اور وہ بھی سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں سورۃ ص آیت نمبر 31 اور 32 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وو هبنا لداؤد سليمن نعم العبد انه اواب اذعرض عليه بالعشى الصافنات الجياد فقال انى احببت حب الخير عن ذكر ربى حتى توارت بالحجاب ردو ها علّى فطفق مسحا بالسوق والا عنا ق ﴾

''اور داؤد علیہ السلام کو ہم نے سلیمان علیہ السلام جیسا بیٹا عطا کیا بہترین بندہ کثرت سے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والا قابل ذکر ہے۔ وہ موقع جب شام کے وقت اس کے سامنے سدھے ہوئے تیز رو گھوڑے پیش کیے گئے تو اس نے کہا کہ میں اس مال کی محبت اپنے رب کی یاد کی وجہ سے اختیار کی ہے یہاں تک کہ جب وہ گھوڑے نگاہ سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اوجھل ہوگئے تو اس نے حکم دیا کہ انھیں میرے پاس واپس لاؤ پھر لگا ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے۔"

اس ترجمے کے علاوہ جن اکابرین نے گھوڑوں کی گردنیں اور ٹانگیں کاٹنے کا ذکر کیا ہے۔وہ عقلی اور نقلی لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔اس طرح جن احباب نے **حتی توارت بالحجاب** میں سورج کو محذوف اور مضمر مانتے ہوئے ترجمہ کیا ہے۔ وہ بھی قرآن ،حدیث ،اقوال صحابہ اور عقل ودانش کے لحاظ سے غیر صحیح ہے۔صحیح یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جب اعلیٰ درجے کے اصیل گھوڑوں کا ایک دستہ پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مال مجھے کچھ اپنی بڑائی کی غرض سے یا اپنے نفس کی خاطر محبوب نہیں ہے بلکہ ان چیزوں سے دلچسپی کو میں اپنے رب کا کلمہ بلند کرنے کے لئے پسند کرتا ہوں پھر انہوں ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی یہاں تک کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہوگئے اس کے بعد انہوں نے ان کو واپس طلب فرمایا اور جب وہ آئے تو بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما "**جعل یمسح اعراف الخیل و عراقیبھا حبالھا**" یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام ان کی گردنوں پر اور ان کی پنڈلیوں پر محبت سے ہاتھ پھیرنے لگے۔یہی تفسیر ہر لحاظ سے صحیح ہے کیونکہ یہ قرآن مجید کے الفاظ سے مطابقت رکھتی ہے اور مطلب کی تکمیل کے لیے اس میں ایسی کوئی بات بڑھانی نہیں پڑتی جو نہ قرآن میں ہو نہ کسی صحیح حدیث میں اور نہ بنی اسرائیل کی تاریخ میں، اس مشہور واقعہ میں تین طرح کے تراجم صرف محذوفات اور مضمرات کو مانتے ہوئے اپنے اپنے مسلمات کے تحت کیے گئے ہیں، جس کی تصحیح کے لیے درج ذیل شرطیں ملحوظ رکھی جائیں تو اختلاف ختم ہوسکتا ہے۔

1۔ تفسیر اور ترجمہ قرآن کی روشنی میں ہوں **ان القرآن یفسر بعضہ بعضا** اس سلسلے میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر "**تفسیر القرآن بکلام الرحمن**" بہت مفید ہے۔

2۔ تفسیر اور ترجمہ حدیث کی روشنی میں ہو کیونکہ قرآن کے اصل معلم، مفسر اور مترجم صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

3۔ آثار صحابہ کو سامنے رکھا جائے جس کے لئے تفسیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بڑی جامع ہے۔

4۔ نظریاتی نہیں بلکہ مشاہداتی اور تجرباتی سائنس کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

مزید امثلہ برائے استفادہ اساتذہ وعلماء ادب عربی و اسلامیات، پیش خدمت ہیں یہ تمام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مثالیں میں اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے بعنوان "ظاهـرة الأيجاز بالحذف في القران الكريم و دراسة سورة البقرة المفصلة" سے لے رہا ہوں جو کہ پورے قران مجید میں سے چیدہ چیدہ مقامات سے "الأسماء" اور "الأفعال" اور "الحروف" کی شکل میں جمع کی ہیں۔

امثلة الأسلوب الإيجازي في قرآن الكريم:

المحذوفات في الأسماء: حذف المضاف نحو: "و لكن البر من اتقى" (١٩) أى "ذاالبر" أو "بر من اتقى" (١٩) و (الحج أشهر معلومات) (٢٠) أي "اشهر الحج" أو "حج أشهر"۔ وله اكثر من ألف مثل في القرآن۔

و حذف المضاف إليه و يكثر فيه "ياء المتكلم" نحو: (رب اغفرلي)۔ (٢١) و في الغايات نحو: (لله الأمر من قبل و من بعد) (٢٢) و مع كل و بعض مثل: (و كلا آيتنا حكما و علما) (٢٣) و (فضلنا بعضهم على بعض) (٢٤)

و حذف المبتدأ في جواب الاستفهام نحو: (و ما أدراك ما هية ، نار حاميه) (٢٥)

و بعد فاء الجواب نحو: (من عمل صالحا فلنفسه و من أساء فعليها) (٢٦) و بعد القول نحو: (و قالوا أساطير الاولين) (٢٧) و غير ذلك نحو: (لم يلبثوا إلاساعة من نهار بلاغ) (٢٨)

(و حذف الخبر نحو: أكلها دائم و ظلها) (٢٩) و حذف الموصوف مثل: (و عندهم قاصرات الطرف عين) (٣٠) و حذف الصفة نحو: (يأخذ كل سفينة غصباً) (٣١) أى صحيحة بدليل (أعيبها) و المعطوف عليه مثل: (أن اضرب بعصاك البحر فانفلق) (٣٢) أى فضرب فانفلق و المعطوف مع العاطف مثل: (لا يستوى منكم من أنفق من قبل الفتح و قاتل۔ (٣٣) أي و من أنفق بعده۔

و البدل مثل: و لا تقولوا لما تصف ألسنتكم الكذب) (٣٤) أى

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تـصـفه و الحال القولية مثل: (يدخلون عليهم من كل باب سلام) (٣٥) أي قـائـلـيـن "سـلام" و الـمنادي نحو: (ياليت قومي يعلمون) (٣٦)۔ و العائد نـحـو: (أهذ الذي بعث الله رسولا) (٣٧) و (إتقوا يوما لا تجزى نفس عن نـفـس شيـئـا) (٣٨) و مـنصوص "نعم" مثل: (إنا و جدناه صابراً نعم العبد (٣٩) و الـموصول نحو: (بالذي أنزل ألينا و أنزل إليكم) (٤٠) أي و الذي انـزل إليكم لأنه غيره و لذلك أعيد في قوله: (قولوا آمنا بالله و ما أنزل ألينا و مـا أنـزل إلـى إبـراهيم) (٤١)۔ ثم المفعول به و هو كثير جدا، إن يكون لـلبيـان بـعـد الإبهـام في فعل المشيئة الشرطي نحو: (و لو شاء لهداكم) و لـلتـعـمـيـم نحو: (و الله يدعوا إلى دارالسلام) (٤٢) أي ذاتك والغير ذلك نـحـو: (كـلـوا واشـربوا) (٤٣) و للهيئة نحو: (أرني أنظر اليك) (٤٤) أي ذاتك والـغيـر ذلك نحو: (كلا سوف تعلمون ثم كلا سوف تعلمون) (٤٥) أي عاقبة أمركم۔

المحذوفات في الأفعال: ما جاء في الفعل المفسر بنفسه نحو: (و إن أحـد مـن الـمشركين إستجارك) (٤٦) و الواقع في جواب الاستفهام نحو: (و قيـل لـلـذين اتقوا ماذا أنزل ربكم قالوا خيرا) (٤٧)، و حين التحذير و الإغراء نحو: (ناقة الله و سقياها) (٤٨) أي إحذروها و الذموا سقياها و إذا كـان قـولا نحو: (و إذ يرفع إبراهيم القواعد من البيت و إسماعيل ربنا تقبل مـنـا) (٤٩) أي يقولان و غير ذلك مثل: (إنتهوا خيرلكم) (٥٠) أي و اتقوا (يكون) خيرلكم۔

المحذوفات في الحروف: ما يكون بحذف الجار و يطرد مع "أن" و "إن" نـحـو: (يـمنون عليك أن أسلموا) (٥١) و يقل مع غيرهما نحو: (و لا تـعـزمـوا عقدة النكاح) (٥٢) أي عليها كما يقل في الوصول الحرفي نحو: (و مـن آيـاتـه يريكم البرق) (٥٣) أي أن يريكم و في العاطف نحو: (وجوه

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يومئذ ناعمة) (٥٤) أي و وجوه بالعطف على "وجوه يومئذ خاشعة" قبلها، و في فاء الجواب نحو: (إن ترك خير "ن" الوصية) (٥٥) أي فالوصية و هو كثير في ياء النداء نحو: (يوسف أعرض عن هذا) (٥٦) و في "لا" النافية مع المضارع الواقع جواباً لقسم نحو: (تالله تفتأ تذكر يوسف) (٥٧) و في "قد" مع الماضي الواقع حلاً نحو: (أنؤمن واتبعك الأرذلون) (٥٨)

و منها في أكثر من كلمة مما ليس جملة حذف المتضايفين:

نحو: (فقبضت قبضة من أثر الرسول) (٥٩) أي من أثر حافر فرس الرسول، و مفعولي باب "ظن" نحو: (أين شركائى الذين كنتم تزعمون) (٦٠) و أداة الشرط و فعلها نحو: (فاتبعوني يحببكم الله) (٦١) أي "إن تتبعوني" و مما هو جملة حذف الجواب نحو: (و إذا قيل لهم اتقوا) (٦٢) إلى آخر الآية أي أعرضوا و يكثر هذا حين قصد الإبهام لتذهب النفس في تصور الجواب كل مذهب۔ كقوله تعالى في أهل الجنة: (حتى إذا جاؤها و فتحت أبوابها) و في أهل النار: (و لو ترى إذ و قفوا على النار) (٦٤) و قد تكون في جمل لا جملة كقوله تعالى: (فآرسلون، يوسف أيها الصديق) (٦٥) إذ "تقدير فارسلون" إلى يوسف لأستعبره الرؤيا فأرسله فأتاه فقال له يوسف۔

و كل هذا الأنواع من الحذف تسمى إختزالا و يسمى الحذف إقتطاعا إذا و قع في بعض حروف الكلمة تخفيفا۔ اعتمادا على الشهرة و كثرة الدور أن كحذف نون تكن "في قوله تعالى: (و لم تك شيئا) (٦٦) و همزة "أنا" في قوله: (أنا أدعوكم إلى العزّيز الغفار)۔ (٦٧)

و هنالك نوعان آخران من الحذف البديع جاء ا في القران الكريم هما "الإكتفاء و الإحتباك"، فالأول أن يكتفي بذكر أحد المتلازمين عن الأخر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مثل (سرابيل تقيكم الحر) (٦٨) أي "والبرد" و آثر الحر بالذكر لأنه أنسب لبلاد العرب فضل على تقدم ما يتعلق بالبرد و دونه في قوله: "والأنعام خلقها لكم فيها دفء) (٦٩) و منه: (بيدك الخير) أي "والشر" (الذين يؤمنون بالغيب) (٧٠) أي و "الشهادة" و "رب المشارق أي" و المغارب" و "أن إمرؤا هلك ليس له و لد "أي و لا "والد" بدليل أفي للأخت النصف و لا يكون لها إلا مع فقد الأب و كل مذكور له فضل على المتروك۔ و الثاني وهو "الإحتباك" ان يكون في أصل الكلام متقابلان فيحذف من كليهما مقابل اعتمادا على نظيره كقوله تعالى: (و أدخل يدك في جيبك تخرج بيضاء من غير سوء) (٧١) إذا لمعنى و إدخل يدك في جيبك غير بيضاء و أخرجها تخرج بيضاء من غير سوء، و مثله: (قل إن افتريته فعلى إجرامى و أنا برىء مما تجرمون) (٧٢) فالمحذوف و انتم براء و عليكم إجرامكم و أنا برىء، و كذا "و يعذب المنافقين أن شاء أو يتوب عليهم" أي إن شاء فلا يتوب عليهم أو يتوب عليهم فلا يعذبهم، و (فلا تقربو هن حتى يطهرن فإذا تطهرن فأتوهن) أي حتى يطهرن من الدم فإذا تطهرن بالماء فأتوهن۔ إلىٰ كذا۔

محذوفات کے ترجمہ کی واضح خصوصیات کو جاننے کے لیے بامحاورہ جتنے تراجم ہیں، ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً: مولانا فتح محمد جالندھریؒ کا ترجمہ ''فتح المجید'' حضرۃ العلام امین احسن اصلاحی کی تفسیر ''تدبر قرآن'' سے ترجمہ، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر ''تفہیم القران'' سے ترجمہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی ترجمہ اور علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ کا ''اشرف الحواشی'' میں ترجمہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ثنائی سے ترجمہ، نیز ڈاکٹر طاہر القادری کی تفسیر ''عرفان القرآن'' سے ترجمہ سے مکمل فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ آخر میں التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے حبیب علیہ اسلام کے الفاظ میں دعا بھی کرتے رہنا چاہیے تاکہ قرآن کریم سے پورا پورا مستفید ہوا جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"اللھم انی عبدك وابن عبدك وابن امتك فی قبضتك ناصیتی بیدك ماض فی حكمك ، عدل فی قضاء ك اسئلك بكل اسم ھولك سمیت بہ نفسك اوانزلتہ فی كتابك او علمتہ احدا من خلقك او استاثرت بہ فی مكنون الغیب عندك ، ان تجعل القرآن ربیع قلوبنا و جلاء ھمومنا و غمومنا ."

پہلے اپنی کمزوری کا اظہار پھر اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات کا اقرار اور پھر یہ درخواست کہ اے اللہ! قرآن کو ہمارے دلوں کی بہار بنا دے اور ہمارے غم اور پریشانیوں کا مداوا بنا دے۔

((آمین یا رب العالمین .))

حوالاجات من القرآن الکریم:

۱۹۔ القرآن ۱۸۹/۲۔ ۲۰۔ القرآن ۱۹۷/۲۔

۲۱۔ القرآن ۲۸/۷۲۔ ۲۲۔ القرآن ۳۰/۴۔

۲۳۔ القرآن ۷۹/۲۱۔ ۲۴۔ القرآن ۲۵۳/۲۔

۲۵۔ القرآن ۱۱،۱۰/۱۰۱۔ ۲۶۔ القرآن ۴۶/۱۴۔

۲۷۔ القرآن ۲۴/۱۶۔ ۲۸۔ القرآن ۲۸/۱۰۔

۲۹۔ القرآن ۲۵/۱۳۔ ۳۰۔ القرآن ۴۸/۲۷۔

۳۱۔ القرآن ۷۹/۱۸۔ ۳۲۔ القرآن ۶۳/۲۶۔

۳۳۔ القرآن ۱۰/۵۷۔ ۳۴۔ القرآن ۱۱۶/۱۶۔

۳۵۔ القرآن ۲۴،۲۳/۱۳۔ ۳۶۔ القرآن ۲۶/۳۶۔

۳۷۔ القرآن ۴۱/۲۵۔ ۳۸۔ القرآن ۴۸/۲۔

۳۹۔ القرآن ۴۴/۳۸۔ ۴۰۔ القرآن ۴۶/۲۹۔

۴۱۔ القرآن ۱۳۶/۲۔ ۴۲۔ القرآن ۲۵/۱۰۔

۴۳۔ القرآن ۶۰/۲۔ ۴۴۔ القرآن ۱۴۳/۷۔

۴۵۔ القرآن ۴،۳/۱۰۲۔ ۴۶۔ القرآن ۶/۹۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۷۔ القرآن ۳۰/۱۶۔ ۴۸۔ القرآن ۱۳/۹۱۔

۴۹۔ القرآن ۱۲۷/۲۔ ۵۰۔ القرآن ۱۷۱/۴۔

۵۱۔ القرآن ۱۷/۴۹۔ ۵۲۔ القرآن ۲۳۵/۲۔

۵۳۔ القرآن ۲۴/۳۰۔ ۵۴۔ القرآن ۸/۸۸۔

۵۵۔ القرآن ۱۸۱/۲۔ ۵۶۔ القرآن ۲۹/۱۲۔

۵۷۔ القرآن ۸۵/۲۱۔ ۵۸۔ القرآن ۱۱۱/۲۶۔

۵۹۔ القرآن ۹۶/۲۰۔ ۶۰۔ القرآن ۲۲/۶۔

۶۱۔ القرآن ۳۱/۳۔ ۶۲۔ القرآن ۳۰/۱۶۔

۶۳۔ القرآن ۲۳/۴۔ ۶۴۔ القرآن ۲۷/۶۔

۶۵۔ القرآن ۴۶،۴۵/۱۲ ۶۶۔ القرآن ۹/۱۹۔

۶۷۔ القرآن ۴۲/۴۔ ۶۸۔ القرآن ۸۱/۱۶۔

۶۹۔ القرآن ۵/۱۶۔ ۷۰۔ القرآن ۳/۲۔

۷۱۔ القرآن ۱۲/۲۷۔ ۷۲۔ القرآن ۳۵/۱۱۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com